جلد ۵۲/۱۸	۱۵ صلح ۱۳۴۳ ہش / ۲۹ شعبان ۱۳۸۳ھ / ۱۵ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۴ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے

انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَھُنَّ مِثلُ الَّذِی عَلَیھِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیرُکُم خَیرُکُم لِاَھلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔"

(البدر ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء)

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم کا نمایاں اعزاز

عربی میں اول رہنے پر دو طلائی میڈل بطور انعام

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہونہار طالب علم عطاء المجیب صاحب راشد ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بی۔ اے کے امتحان عربی میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے ہیں۔ اس بنا پر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے انہیں حسب ذیل دو طلائی تمغے بطور انعام ملے ہیں (۱) ڈینیئے مالیرکوٹلہ گولڈ میڈل

(۲) خلیفہ محمد حسن جوبلی گولڈ میڈل

ان میں سے اول الذکر میڈل عربی پڑھنے والے جملہ طلبا میں اول رہنے پر ملتا ہے اور موخر الذکر میڈل عربی کے اختیاری مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر ان کو دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس نمایاں امتیاز کی بناء پر انہیں یونیورسٹی کی طرف سے وظیفہ بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ نمایاں اعزاز خود عطاء المجیب صاحب راشد ان کے والد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیگر افراد خاندان اور تعلیم الاسلام کالج کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے عزیز موصوف کے لئے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

مربیان سلسلہ احمدیہ اور احباب جماعت کے لئے ضروری ہدایت

رمضان المبارک میں اب چند دن باقی ہیں۔ تمام مربیان سلسلہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں درس جاری کریں۔ درس تفسیر صغیر کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جماعت کے مشورہ سے درس کے لئے وقت مقرر کر لیا جائے۔ درس ماقلّ و دلّ ہو۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ درس سے استفادہ کریں۔ جن جماعتوں میں مربی نہ ہوں۔ وہاں کے امیر یا صدر جماعت درس جاری کریں اور نظارت ہذا کو اطلاع فرمادیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

رمضان المبارک میں درس القرآن

مسجد مبارک ربوہ میں حسب ذیل ترتیب سے درس قرآن ہوگا۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

نمبر شمار	اسم گرامی درس کنندہ	حصہ درس	تعداد ایام درس
۱	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب	سورۃ فاتحہ تا سورۃ مائدہ	۵
۲	" مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	سورۃ مائدہ تا سورۃ یونس	۵
۳	" ابوالمنیر نورالحق صاحب	سورۃ یونس تا سورۃ طٰہٰ	۵
۴	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	سورۃ طٰہٰ تا سورۃ احزاب	۵
۵	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	سورۃ احزاب تا سورۃ الذاریات	۵
۶	محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	سورۃ الذاریات تا سورۃ الناس	۴ ۲۹ رمضان تک

ضروری نوٹ:۔ نماز ظہر کے بعد ۱/۲ ۱ بجے درس شروع ہوا کرے گا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے آجکل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بوجہ داڑھ درد بہت بیمار ہیں۔ اب انہیں علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے۔ ضعف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رمضان کے مبارک ایام خصوصیت سے روحانی برکات حاصل کرنے کے دن ہیں

ان ایام میں دوست اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی خاص کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹؍مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل آیات پڑھیں:۔

قالت الاعراب اٰمنّا ط قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم و ان تطیعوا اللہ ورسولہٗ لا یلتکم من اعمالکم شیئًا ط ان اللہ غفورٌ رحیمٌ۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہٖ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصّٰدقون ۵ قل اتعلّمون اللہ بدینکم ط واللہ یعلم ما فی السمٰوات وما فی الارض ط واللہ بکلّ شیءٍ علیمٌ ۵ یمنّون علیک ان اسلموا ط قل لا تمنّوا علیّ اسلامکم ج بل اللہ یمنّ علیکم ان ھدٰکم للایمان ان کنتم صٰدقین ۵ ان اللہ یعلم غیب السمٰوات والارض ۵ واللہ بصیرٌ بما تعملون ۵ (۴۹۔ ۱۵تا۱۹)

پھر فرمایا:۔

یہ مہینہ وہ

مبارک مہینہ

ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کی ابتداء بتائی جاتی ہے اور جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دوبارہ سارے کا سارا قرآن جتنا نازل ہو چکا ہوتا جبریل کے ذریعہ نازل ہوتا تھا۔ گویا یہ مہینہ قرآن کریم سے خاص خصوصیت رکھتا ہے پس اس مہینہ کا ادب و احترام ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ ان ایام کو خدا تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت خرچ کرے۔

دیکھو بعض صداقتیں۔ یعنی فرائض اور بعض ذمہ داریاں ہمیشہ ہی انسان کے ساتھ لگی رہتی ہیں لیکن ان کے ظہور کے

خاص اوقات

بھی ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا ادب کرنا ہمیشہ ہی انسان کا فرض ہے اور ماں باپ سے محبت کرنا ہمیشہ ہی بچہ کے لئے ضروری ہے لیکن یہ بات جو فطرتًا انسانوں میں پائی جاتی ہے اور جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ بھی ہر وقت انسانوں میں یکساں طور پر نہیں پائی جاتی۔ ایک باپ یا ماں جب بچے کے سامنے ہوتی ہے اس وقت جو ادب اور محبت بچہ کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ ہر وقت نہیں ہوتی۔ وہ ادب جو اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ماں باپ سامنے ہوتے ہیں اور وہ محبت جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ماں باپ پاس ہوں وہ اور رنگ کی ہوتی ہے اور جب وہ سامنے نہ ہوں اس وقت ادب اور محبت اور رنگ کی ہوتی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ دوسرے وقت میں

ماں باپ کی محبت اور ادب

نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے لیکن یہ قدرتی بات ہے کہ جب ماں باپ سامنے ہوں تو ان کی محبت اور ادب زیادہ ہو۔ یہی حال اللہ تعالےٰ کے تعلق کا ہے۔ ہر وقت بندہ پر

خدا تعالیٰ کی اطاعت

فرض ہے لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں جن میں خدا تعالےٰ اسی طرح بندہ کے قریب ہو جاتا ہے جس طرح ماں باپ بچہ کے سامنے آجاتے ہیں ان دنوں میں بندہ کو اطاعت اور فرمانبرداری میں اسی طرح زیادتی کرنی چاہئیے جس طرح ماں باپ کے سامنے آنے سے ان کے ادب اور محبت میں زیادتی ہوتی ہے آخر ایسا زمانہ تو بندہ پر کبھی نہ آئے گا کہ خدا تعالےٰ کو ان مادی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی۔ جب انسان ان آنکھوں سے خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق کو بھی نہیں دیکھ سکتا تو خدا تعالیٰ کو کہاں دیکھ سکے گا پس انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے جسمانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں روحانی آنکھوں سے دیکھے گا۔ اور اس میں ترقی کرتا جائے گا۔ اب اگر کوئی یہ سمجھے۔ چونکہ

خدا تعالیٰ کی جسمانی رویت

حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے وہ کیفیت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے جو ماں باپ کے سامنے آنے سے اس کے دل میں ان کی محبت اور ادب کے متعلق پیدا ہوتی ہے تو وہ نادان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رویت

روحانی آنکھوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور اس سے ایسا ہی تغیر انسان میں پیدا ہوتا ہے جیسا ماں باپ کو جسمانی آنکھوں کے ساتھ دیکھنے سے۔ اور اگر کوئی انسان روحانی آنکھوں سے خدا کو نہیں بھی دیکھ سکتا تو بھی اس میں یہ تغیر پیدا ہونا چاہئیے۔ دیکھو آخر

ایک نابینا

کے دل میں بھی ماں باپ کی محبت اور ادب کا جوش پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک نابینا بچہ کبھی ماں باپ کو نہیں دیکھ سکتا لیکن جب اسے ان کی آواز آتی ہے یا دوسروں سے سنتا ہے کہ ماں باپ پاس بیٹھے ہیں تو کیا اس کے دل میں ویسی ہی محبت جوش نہیں مارتی جیسی آنکھوں سے ماں باپ کو دیکھنے والے کے دل میں جوش مارتی ہے پس وہ شخص جسے یہ مقام حاصل نہیں کہ روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھ سکے اسے یہ مقام تو حاصل ہے کہ دوسروں سے خدا تعالےٰ کے متعلق سن سکے اس لئے یہ کہنا کوئی بے جا نہ ہوگا کہ اگر کسی میں

ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا ایمان

ہو تو بھی رمضان کے ایام میں اس کے دل میں وہی کیفیت پیدا ہونی چاہئیے جو روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھنے والے کے قلب میں پیدا ہوتی ہے اور جو ایسی ہی کیفیت ہے جیسی بچہ کے سامنے ماں باپ کے آنے پر اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے پس میں اپنی جماعت کو ان ایام کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان میں دوسرے ایام کی نسبت

دینی احکام کا ادب اور احترام

بہت زیادہ کریں اور ان میں خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دوسرے ایام کی نسبت بڑھ جائیں۔

دیکھو

رمضان کے روزوں کی غرض

کسی کو بھوکا پیاسا مارنا نہیں ہے۔ اگر بھوکا مرنے سے جنت مل سکتی تو میں سمجھتا ہوں کافر سے کافر اور منافق سے منافق لوگ بھی اس کے لینے کے لئے تیار ہو جاتے کیونکہ بھوکا پیاسا مرجانا کوئی مشکل بات نہیں۔ درحقیقت مشکل بات

اخلاقی اور روحانی تبدیلی

ہے۔ لوگ بھوکے تو معمولی معمولی باتوں پر بھی لگ جاتے ہیں۔ قید خانوں میں جاتے ہیں تو بھوک ہڑتال شروع کر دیتے ہیں اور ہندوؤں کا تو یہ مشہور حیلہ چلا آتا ہے کہ جب لوگ انکی کوئی بات نہ مانیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ پس بھوکا رہنا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اور نہ یہ رمضان کی غرض ہے۔

رمضان کی اصل غرض

یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ ہر ایک حق کو خدا کے لئے چھوڑنے کیلئے تیار ہے۔ کھانا پینا انسان کا حق ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات اس کا حق ہے۔ اس لئے جو شخص ان باتوں کو چھوڑتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے

اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار

ہوں۔ ناحق کا چھوڑنا تو بہت ادنیٰ بات ہے اور کسی مومن سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی کا حق مارے، مومن سے جس بات کی امید کی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا حق بھی چھوڑ دے لیکن اگر رمضان آئے اور یونہی گزر جائے اور ہم یہی کہتے رہیں کہ ہم اپنا حق کس طرح چھوڑ دیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے رمضان سے کچھ حاصل نہ کیا کیونکہ رمضان یہی بتانے کے لئے آیا تھا کہ خدا کی رضا کے لئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو کوئی یہ دعویٰ کرنے کا مستحق نہیں ہے کہ وہ ایمان لایا اور اس نے

رمضان سے کچھ فائدہ

اٹھایا۔ زبانی دعویٰ کی کوئی قدر قیمت نہیں ہوتی بہت لوگ ہوتے ہیں جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو رہ جاتے ہیں۔ اس قسم کا دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہی دعویٰ

حقیقت میں دعویٰ

کہلانے کا مستحق ہوتا ہے جس کے ساتھ عمل بھی ہو اور ایسا ایک دعویٰ جس کے ساتھ عمل ہو قربانی ہو۔ اخلاص ہو۔ ایسے ہزار دعووں سے بڑھ کر ہوتا ہے جن کے ساتھ عمل نہ ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی دنیا میں کس کی قدر و قیمت ہوتی ہے۔ اس شخص کی جو تھیٹر کے تماشا میں بادشاہ بنتا ہے یا اس کی جو تیس چالیس روپیہ کا کہیں ملازم ہوتا ہے صاف بات ہے کہ ایسے بادشاہ کی کوئی قیمت نہیں ہوتی وہ بڑے بڑے دعوے کرتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں ایک معمولی کلرک کی زیادہ عزت ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ وہ دعویٰ تو کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں مگر بادشاہ چھوڑ معمولی افسر بھی نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا اگر ڈپٹی کا بھی دعویٰ نہیں کرتا۔ کلرک یا ہیڈ کلرک سو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ کا ہوتا ہے مگر اس کا دعویٰ زیادہ احترام کے قابل ہوتا ہے کیونکہ اس میں حقیقت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں جو میں نے

ابھی پڑھی ہیں فرماتا ہے۔ قالت الاعراب آمنا۔ کچھ عربوں میں سے ایسے لوگ ہیں۔ کچھ قبائل کے لوگ ہیں جو کہتے ہیں

ہم ایمان لائے

فی الواقع ظاہر میں وہ ایمان لائے۔ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے اس لئے علیحدہ ہو گئے کہ وہ مسلمان نہ تھے کئی باتوں میں اسلام کا رنگ ان میں پایا گیا۔ وہ نمازیں پڑھتے۔ روزے رکھتے زکوٰۃ دیتے تھے۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد انہوں نے زکوٰۃ دینے اور با جماعت نماز پڑھنے سے انکار کر دیا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت سب اعمال بجا لاتے تھے باوجود اس کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل لم تؤمنوا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان سے کہہ دے

تم ہرگز ایمان نہیں لائے

کیونکہ ایمان لانے کے لئے صرف منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہے۔

یہ ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو نمازیں پڑھنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اطاعت کا دم بھرنے والے۔ اسلام لانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں سے تعلق قطع کرنے والے تھے۔ پھر یہوں ان کے متعلق یہ فرمایا۔ ظاہر احکام تو انہوں نے ماننے شروع کر دئے تھے۔ اگر نماز پڑھنے سے کوئی مومن ہو سکتا ہے تو وہ نمازیں پڑھتے تھے۔ اگر روزہ رکھنے سے کوئی مومن ہو سکتا ہے تو وہ روزے بھی رکھتے تھے۔ اگر حج کرنے سے کوئی مومن ہو سکتا ہے تو وہ حج کرنے کے لئے بھی تیار تھے اور کرتے تھے اگر زکوٰۃ دینے سے کوئی مومن ہو سکتا ہے تو وہ یہ بھی دیتے تھے۔ پھر

وہ کیا چیز تھی

جس کے نہ ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہیں ولکن قولوا اسلمنا ہم نے

بات مان لی

ہے۔

اب کوئی کہے یہ عجیب بات ہے۔ ایمان لانے اور مان لینے میں کیا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ کہ نمازیں پڑھو۔ انہوں نے کہا بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہا اپنے مالوں سے زکوٰۃ دیا کرو۔ کسی مال پر چالیسواں حصہ اور کسی پر دسواں حصہ انہوں نے کہا یہ بھی منظور ہے۔ اسی طرح جہاد کے متعلق جب حکم دیا گیا اس کی بھی انہوں نے تعمیل کی۔ کئی لڑائیوں میں شامل ہوئے۔ ورثہ کے متعلق جو احکام دئے گئے

ان کو بھی انہوں نے نہ مانا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ نماز پڑھتے روزے رکھتے زکوٰۃ دیتے اور دیگر تمام احکام مانتے تھے۔ پھر ان کے متعلق کہا گیا ہے۔ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ تم یہ کہو ہم مسلمان ہو گئے۔ مگر

ایمان کا نام نہ لو

اب سوال ہوتا ہے کہ وہ کونسی چیز تھی جو ان سے رہ گئی تھی۔ اور کس وجہ سے خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ تم ایمان لائے بلکہ یہاں تک فرماتا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبکم کہ ایمان تو ان کے قلوب میں داخل ہی نہیں ہوا۔ تم سب کچھ کرتے ہو۔ سارے احکام کی تعمیل کرتے ہو۔ مگر باوجود اس کے تمہارے

دلوں میں ایمان

داخل نہیں ہوا۔

اب سوال ہوتا ہے وہ کونسی چیز تھی جس کی وجہ سے ایمان ان کے دلوں میں داخل ہو جاتا اور وہ ان کے پاس نہ تھی اور کیوں وجود اس کے کہ وہ نمازیں پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے خدا تعالیٰ نے فرمایا ابھی تم اطاعت اللہ و اطاعت رسول میں داخل نہیں ہوئے۔ بے شک تم سب باتیں مانتے ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم یہ کہہ سکتے ہو۔ اسلمنا۔ اسلام لے آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ

ظاہری اطاعت

کرتے تھے۔ کیونکہ اگر ظاہری اطاعت نہ کرتے تو خدا تعالیٰ یہ نہ کہتا کہ تم کہہ سکتے ہو۔ ہم اسلام لائے۔ پھر اس کے ہوتے ہوئے کیوں کہا جاتا ہے تم مطیع نہیں ہو۔ اور تم ایمان نہیں لاتے معلوم ہوتا ہے کہ ظاہری اطاعت اور چیز ہے اور ایمان اور چیز۔ کیونکہ ان کے ظاہری فرمانبردار ہوتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرلو۔ تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے

اعمال میں کمی

نہیں کی جائے گی۔

یہ جو ان باتوں کا ہے جو پہلے بیان ہوئی ہیں۔ اور جہاں یہ فرمایا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائے۔ اگر کہو یہ تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ سب احکام مانتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جن میں ایمان اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پیدا ہو جائے۔ اس کے ایمان میں پھر کمی نہیں ہوتی۔ چونکہ اعراب کو یہ بات حاصل نہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ان میں

حقیقی ایمان

نہیں ہے۔

اب دیکھو یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کس طرح پوری ہوئی۔ انہی لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کہہ دیا کہ اب ہم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ صرف رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کو دینے کا حکم تھا۔ اور با جماعت نماز پڑھنے میں سست ہو گئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک اب تم نمازیں پڑھتے ہو۔ زکوٰۃ اور چندے دیتے ہو مگر ایک وقت آنے گا جب ان میں کمی واقع ہو جائیگی یہ بات ایک

مومن کے اعمال

میں کبھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ کا یلتکم کی تشریح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے فرماتے ہیں کسی کے دل میں ذرا بھی ایمان داخل ہو جائے۔ یعنی بشاشت ایمان ہی رکھتا ہو۔ سارا ایمان نہیں بلکہ ایمان کی خوشبو ہی اس کے دل میں ہو۔ تو خواہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر بھی وہ ایمان سے نہیں پھرے گا۔

یہ ہے ایمان

اور ایمان کے معنے یہ ہیں کہ اس کا ادنےٰ درجہ رکھنے والا بھی ایسا مضبوط ہو۔ کہ اگر اسے آگ میں ڈالا جائے۔ تب بھی اسلام اور اپنے اعمال کو نہیں چھوڑتا۔ اسے ایسا وثوق اور ایسے ثبات کا مقام حاصل ہوتا ہے کہ خواہ کچھ ہو وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ وہ پہاڑ کی چٹان کی طرح ہوتا ہے جس سے سمندر کی لہریں ٹکرا کر خود ہی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔

اس آیت میں

اعراب کے متعلق پیشگوئی

تھی کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان اعمال کو چھوڑ دیں گے۔ جواب کرتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ تمہارا حق نہیں کہ تم کہو ہم مومن ہیں۔ تمہارے اندر ایمان نہیں اور اس کا ثبوت یہ ہوگا کہ تم ٹھوکر کھاؤ گے۔ وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب تمہارے اعمال میں کمی آ جائے گی اور فرمایا یہ

مومن کی شان

نہیں ہے بلکہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ کبھی اعمال میں تھکتا نہیں بلکہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے پس تم مومن نہیں ہو۔ ہاں اپنے آپ کو مسلمان سمجھ لو۔ کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا اور حقیقی مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے اعمال میں ثبات اور استقلال رکھتا ہو۔ کیونکہ

ایمان کے معنی

ہیں کہ انسان نے برکت کو حاصل کر لیا اور ان میں

رہ گیا۔ لیکن جو امن میں نہیں آتا۔ بلکہ خطرہ میں رہتا ہے۔ وہ مومن کہاں ہو سکتا ہے۔ امن باللہ کے معنے ہیں کہ اللہ کے ذریعہ انسان امن میں آچکا ہے۔ اسے تنزل کا خطرہ نہیں۔ جس انسان کو یہ مقام حاصل نہیں۔ وہ اگر ظاہری فرمانبرداری کرتا ہے تو مسلم کہلا سکتا ہے۔ اور اگر اس کی ظاہری اطاعت میں بھی نقص ہے۔ تو پھر یہ بھی نہیں کہلا سکتا۔

خدا تعالے فرماتا ہے ان اللہ غفور رحیم۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان سچے دل سے خدا تعالے کے ساتھ تعلق پیدا بھی کرے۔ اور پھر خدا اس کا انجام بخیر نہ کرے اور اس کی کمزوریوں اور نقصوں کو ظاہر ہونے دے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ بچہ ماں کی گود میں ہو۔ اور اسے سردی لگ رہی ہے۔ اگر بچہ ماں کے لحاف میں ہے تو اسے سردی کس طرح لگ سکتی ہے خدا تعالے غفور ہے اور غفر کے معنے ہیں۔ چادر اوڑھا دینا۔ پس جو خدا کی گود میں ہو۔ اس کی چادر کے نیچے چلا گیا۔ وہ کس طرح ننگا ہو سکتا ہے اور اگر ننگا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ

غفور کی گود میں

نہیں ہے۔ پھر وہ رحیم ہے اور رحیم کے معنے ہیں بار بار رحم کرنے والا۔ اگر کوئی ارتداد کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ یا اس کے اعمال میں کمزوری اور کوتاہی واقع ہو جاتی ہے۔ تو اس پر رحم کہاں ہوا۔ اس میں تو کمی آگئی۔ اگر اس کا سچا تعلق اس خدا سے ہوتا جو رحیم ہے۔ تو

بار بار رحیمیت کا جلوہ

اس پر ہوتا۔ تو فرمایا ان اللہ غفور رحیم۔ خدا تو اپنے بندوں کی کمزوریوں کو ڈھانپنے والا اور ان پر بار بار رحم کرنے والا ہے جس کا اس سے حقیقی تعلق ہو جاتا ہے۔ پھر وہ تنزل کی طرف نہیں جا سکتا۔

فرمایا تم اپنے آپ کو ابھی مومن نہ کہو ہاں مسلم کہو کیونکہ تمہارے اعمال میں وہ پختگی پیدا نہیں ہوئی جو مومن کے اعمال کے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے بعد ان میں کمی نہیں آسکتی۔

میں اپنے دوستوں کو اس آیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آجکل رمضان کے دن ہیں اور

خصوصیت سے برکات حاصل کرنے کے دن

ہیں۔ ان میں سچے مومن بننے کی کوشش کرو۔

میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کچھ دین کی خدمت کر کے پھر سست ہو جاتے ہیں مگر اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ مومن کبھی سست نہیں ہوتا اور جس کے اندر سستی پیدا ہو۔ وہ اپنے آپ کو مسلم کہہ سکتا ہے مومن نہیں کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

مومن کی یہ علامت ہے

کہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً۔ اگر تم مومن ہو گے تو تمہارے اعمال میں کبھی کمی نہ ہونے دی جائے گی۔ یہ معنے اس آیت کے ہرگز نہیں ہیں کہ خدا تعالے مومنوں کے اعمال ضائع نہ کرے گا۔ اور ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ کیونکہ یہ تو خدا نے کافروں کے متعلق بھی فرمایا ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ کہ کسی کی رائی کے برابر نیکی بھی ضائع نہ جائے گی۔ اب کونسا مومن ہو گا جو رائی کے برابر بھی نیکی نہ رکھتا ہو۔ مومن تو الگ رہا کوئی خطرناک سے خطرناک کافر اور آریہ بھی ایسا نہ ہو گا۔ جس نے رائی کے برابر بھی کوئی نیک عمل کیا ہو اس کی نیکی بھی ضائع نہ جائے گی پھر اگر کوئی ایک انسان فرض بھی کر لیا جائے جس کی نیکی رائی کے دانہ کے برابر ہو حالانکہ ہر انسان کی نیکی اس سے زیادہ ہی ہو گی۔ تو جس طرح اگر سب قسم کے دانے دنیا سے تباہ ہو جائیں اور صرف

رائی کا ایک دانہ

رہے تو وہی بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھ جائے گا کہ ساری دنیا پر رائی ہی رائی پھیل جائے گی۔ اسی طرح وہ نیک عمل جو رائی کے دانہ کے برابر ہو گا۔ وہ کیوں نہ ترقی کرے گا وہ ضرور بڑھے گا

پس یہ بات کہ خدا تعالے کسی کے نیک عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔ یہ تو کافروں کے متعلق بھی ہے۔ پھر یہ کیوں فرمایا وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو تمہارے اعمال میں کمی نہ کی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں اعمال کو ضائع کرنے سے کوئی اور مراد ہے۔ اور وہ یہ کہ اعراب کو بتایا ہے آج جو تم نمازیں پڑھنے میں چست ہو ایک وقت آئے گا جب ان میں سست ہو جاؤ گے۔ آج جو زکوٰۃ دینے میں چست ہو۔ دوسرے وقت میں سست ہو جاؤ گے اسی طرح آج جو اعمال بڑی چستی سے کرتے ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد ان میں سست ہو جاؤ گے۔ پس یہاں اعمال کا ضائع ہونا مراد نہیں بلکہ خود

اعمال میں کمی

ہونا مراد ہے جس شخص کے اعمال میں کمی اور سستی واقع ہو جائے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول میں کامل نہیں۔ اور وہ مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔

میں ان دوستوں کو جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور جو اپنی

سستی اور کوتاہی

کی وجہ سے دوسروں پر بھی برا اثر ڈالتے ہیں۔ اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ ایسے لوگ جو اعمال میں سست ہو جائیں۔ ان کے قلوب میں ایمان داخل نہیں ہوتا اور وہ مومن کہلانے کے مستحق نہیں ہیں چنانچہ فرماتا ہے

انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصدقون۔ یہ

مومن کی تعریف

خدا تعالے نے بیان فرمائی ہے کہ مومن صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ پھر کبھی شبہ پیدا نہ ہو اور ان کے اعمال میں وقفہ نہیں ہوتا انھوں نے کبھی ریب نہیں کیا اور وہ کبھی اس شک میں نہیں پڑے کہ دین کی خدمت میں کتنا حصہ لیں اور کتنا نہ لیں وہ ہمیشہ خدا کے رستہ میں اپنا مال اور جان اور ہر چیز خرچ کرنے لگ گئے۔

ریب کے معنے

کاٹنے کے ہیں ارتیاب کٹنے کو کہتے ہیں اس لئے شبہ کے معنے یہ ہیں کہ وقفہ پڑ گیا سلسلہ کٹ گیا خدا تعالے فرماتا ہے مومن کے اعمال میں ایسا نہیں ہوتا ان کے اعمال میں کبھی وقفہ نہیں پڑتا انھیں کبھی یہ شبہ نہیں پڑتا کہ خدمت دین کریں یا نہ کریں۔ خدمات دین کا بالکل چھوڑ دینا تو الگ بات ہے مومن کی یہ شان ہے کہ اسے کبھی شبہ اور شک بھی نہیں پڑتا کہ خدمت دین کے لئے اسے کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔

مومن کا یہ درجہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہماری جماعت پر خدا تعالے کا یہ بہت ہی فضل ہے کہ اس کو خدا نے ایک ایسا

عظیم الشان مامور

دیا ہے جس کے متعلق سارے انبیاء پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر اس کی کیا عزت ہو سکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہے بڑے سے بڑا مظہر خدا تعالے کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے آپ سے بڑھ کر تو اب کوئی آتا نہیں اور اب بڑے سے بڑا مقام جو کسی کو حاصل ہو ناممکن ہے وہ یہی ہے کہ آپ کا بروز اور مثیل بنایا جائے یہ انتہائی کمال ہے جو اب کسی کو حاصل ہو سکتا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا ہے اور ہم آپ کی جماعت ہیں اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خدا کا فضل اور کیا ہو سکتا ہے اب غور کرو اگر کوئی شخص بڑے سے بڑے ڈاکٹر کے زیر علاج رہ کر بھی شفایاب نہ ہو تو معلوم ہوا کہ وہ لا علاج ہے وہ ہلاک ہو گیا اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر بھی کسی کے اعمال میں

ثبات اور استقلال

پیدا نہ ہو وہ اعمال میں سست رہے تو پھر کون آکر اس کی اصلاح کر سکتا ہے؟

پس میں دوستوں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ اگر پہلے نہیں تو اس رمضان میں ہر قسم کی سستی اور کوتاہی دور کر دیں اور ایسے مومن بن کر دکھا دیں جن کے متعلق خدا تعالے فرماتا ہے

لا یلتکم من اعمالکم شیئاً

ان کے اعمال میں کمی نہیں ہو گی ان کا قدم کبھی پیچھے نہ پڑے گا وہ قربانی میں زیادہ سے زیادہ بڑھتے جائیں گے۔

❖

قمر الانبیاء فنڈ

(از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا۔ آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت ان کے اہل وعیال کی نگہداشت طالب علموں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور ان نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔

حضرت موصوف کے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے جس کی اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہوں گی اور حضور ایدہ اللہ تعالے کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہوں گی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب جماعت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاء کو مرغوب تھے افسر صاحب خزانہ کے نام رقوم بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

اللہ تعالے ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔ والسلام

مرزا ناصر احمد

صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

رمضان المبارک کے متعلق

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی خطبہ

یہ مبارک ایام رحمت ربانی اور مغفرت الٰہی کے جاذب ہیں

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے انسان افروز خطبات جو سیرت کی کتب میں مذکور ہیں۔ مختلف تقریبات اور مواقع پر بیان کئے گئے ہیں۔ ان خطبات کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ ماقلّ ودلّ کے مصداق ہیں ان کے الفاظ میں فصاحت و بلاغت اور خاص تاثیر پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبات ازبر یاد ہوا کرتے تھے ان خطبات مبارکہ میں سے ایک خطبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ماہ رمضان المبارک کے متعلق ہے۔ یہ خطبہ رمضان المبارک کے روزوں کی فلاسفی اور بنیادی غرض و غایت پر مشتمل ہے۔ اس خطبہ کا انداز بیان جہاں نہایت ہی سادہ ہے۔ وہاں اس کا ہر لفظ بابرکت اور وسیع مطالب و مقاصد پر مشتمل ہے اور دلوں کی گہرائیوں میں اثر کرتا ہے۔ اس خطبہ کے متعلق تاریخی لحاظ سے یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ماہ شعبان کے آخری دن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو ایک جگہ جمع فرمایا اور ماہ رمضان المبارک کے فضائل و خصائص پر یہ بلیغ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ہر مسلمان سے لسان حال وقال سے مطالبہ کرتا ہے کہ کیا ہمارے روزوں میں وہ خصوصیات اور تاثیرات ہیں۔ جن کا مطالبہ ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ نے فرمایا:۔

یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک فیه لیلة القدر خیر من الف شهر جعل الله تعالیٰ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وهو شهر المواساة وهو شهر یزاد فیه رزق المومن۔ من فطر صائما کان له عتق رقبة ومغفرة لذنوبه قلنا یا رسول الله لیس منا ما یفطر به الصائم فال یعطی الله هذا الثواب من یفطر صائما علی ذرقة لبن او شربة ماء او تمرة ومن اشبع صائما کان له مغفرة لذنوبه وسقاه ربه من حوضی شربة لا یظمأ بعدها ابداً۔ وکان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجره شئ وهو شهر اوله رحمة اوسطه مغفرة واخره عتق من النار۔ ومن خفف عن مملوکه فیه اعتقه الله من النار فاستکثروا فیه من اربع خصال خصلتین ترضون بهما ربکم وخصلتین لا غنی لکم عنهما۔ اما الخصلتان اللتان لا غنی لکم عنهما تسئلون ربکم الجنة وتعوذون به من النار۔

(بیہقی)

ترجمہ:۔ اے لوگو! ایک عظمت والے مہینے نے تم پر سایہ کیا ہے ہاں ایک سراسر بابرکت مہینہ اس ماہ میں ایک لیلۃ القدر ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے اس ماہ کے روزے بطور فرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور رات کے قیام تہجد کو نفل قرار دیا ہے اس مہینے میں جس نے خدا کے قرب کو کسی نیکی سے حاصل کیا اس کا ثواب اتنا ہی ہوتا ہے۔ جتنا کسی فرض کا ماہ رمضان کے سوا ہوتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ ہمدردی کا ہے اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا۔ جو مسلمان اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ سے موجب نجات اور اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوگا۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس اتنا وافر رزق نہیں ہے کہ اس سے ہم روزہ دار کے روزہ افطار کرائیں اس پر آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو روزہ دار کی افطاری لسی دودھ کے گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کرائے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یہ نیکی اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوگی اور اس کا رب اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ جس کے بعد اسکو پیاس محسوس نہ ہوگی۔ اور اس کا اجر دگنا ہوگا۔ جس میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس کا آغاز رحمت ہے اور اس مہینہ کا درمیانی عرصہ گناہوں کی مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے اور جس شخص نے اپنے غلام (روزہ دار) سے کام میں تخفیف کردی۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور دوزخ سے نجات دے گا۔

اس ماہ میں تم کو چار اعمال کثرت سے اختیار کرنے چاہئیں۔ جن میں سے دو تو ایسے ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو خوش کر سکو گے۔ اور دو ایسے کام ہیں کہ تم ان سے کسی حالت میں بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے وہ دو کام اور خصلتیں جن سے تم مستغنی نہیں ہو سکتے ایک تو یہ ہے کہ تم اپنے رب سے ہمیشہ جنت طلب کرو اور دوسرے جہنم کے عذاب سے بچنے کی پناہ مانگو۔

کیسا ہی دلربا اور زریں ارشادات پر مشتمل یہ خطبہ نبوی ہے جس کا ایک ایک لفظ ہم سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ان مبارک ایام میں ہم اپنے رب تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ مبارک ہیں وہ جو اس خطبہ کو بار بار پڑھتے ہیں اور اس خطبہ کی روح کو سمجھ کر اس کے مندرجات پر عمل کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اعلان

شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق

مقامی انجمنوں کا کوئی ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو۔ وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے۔ وہاں اگر کثرت رائے اس کی مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے اس کے متعلق خط وکتابت کرے۔ اگر صیغہ متعلقہ کی طرف سے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ کو نکال کر پندرہ دن کے اندر اندر مقامی انجمن کو کوئی جواب نہ جاوے تو مقامی انجمن اس تجویز کو اپنی طرف سے پیش کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر سکیں گی۔ اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر مل جائے۔ تو صیغہ کا جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو جس صورت میں مقامی انجمن اس تجویز کا پیش ہونا ضروری سمجھے وہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کردے۔ پھر حضور کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو (رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱)

اگر کوئی جماعت مجلس مشاورت ۶۲ء میں تجویز پیش کرنا چاہتی ہو۔ تو اسکے مطابق کارروائی فرمائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

یہ گھڑی کس کی ہے؟

مجھے جلسہ سالانہ کے آخری دن گول بازار ربوہ سے ایک ریسٹ واچ (کلائی کی گھڑی) ملی ہے۔ جس کسی صاحب کی ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر نشانی بتلا کر حاصل کر سکتے ہیں۔

مرزا محمد سعید۔ مین بازار اندرون بھاٹی گیٹ۔ اسحاق منزل سیکنڈ سٹوری۔ بھاٹی گیٹ لاہور

تصحیح

مورخہ ۱۰ جنوری ۶۷ء کے شمارہ میں ساتویں صفحہ پر وصیت نمبر ۱۳۳۸۰ میں گواہ کا نام غلط چھپ گیا ہے اصل نام محمد حفیظ صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار آج کل سخت بیمار ہیں اس سے کچھ عرصہ پہلے آپ کو لقوہ کا شدید حملہ ہوا تھا جس کی کمزوری ابھی تک ہے اور بھی بہت سی پرابلم نیاں لگی ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(قریشی بشیر احمد جوہر آباد تحصیل ضلع سرگودھا)

۲۔ میرے والد مکرم سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی حال گوجرانوالہ کافی دنوں سے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا چلے آرہے ہیں صحت کافی کمزور ہو چکی ہے احباب جماعت مکمل صحت کیلئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار سید شریف احمد گوجرانوالہ لائل پور)

بھارتی فوج بھی کلکتہ میں مسلمانوں کا قتل عام روکنے میں ناکام رہی

متعدد مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا • آتش زنی کی دو سو (۲۰۰) وارداتیں

کلکتہ ۱۴ر جنوری کلکتہ اور اس کے نواحی علاقوں میں جہاں کئی روز سے فرقہ وارانہ فسادات جاری ہیں صورت حال بدستور خطرناک ہے مارشل لاء کے نفاذ اور کرفیو کے باوجود بھارتی فوج جسے صورتحال پر قابو پانے کے لئے پورے اختیارات سونپ دیئے گئے تھے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام روکنے میں ابھی تک ناکام رہی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق گزشتہ چار روز کے دوران میں بے شمار مسلمان عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے کل کلکتہ کے قریب ایک ریلوے سٹیشن پر ۱ مسلمان مسافروں کو ریل گاڑی سے باہر کھینچ کر چھرا گھونپ دیا گیا فوج نے بلوائیوں پر کئی مقامات پر گولی چلائی گر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا سلسلہ بدستور جاری رہا

بی بی سی کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ کلکتہ میں صورت حال ابھی تک سنگین ہے آتش زنی لوٹ مار اور قتل و غارت کی وارداتیں جاری ہیں اب سڑکوں پر سر عام اور ریلوے سٹیشنوں پر بھی مسلمانوں کے قتل کی وارداتیں شروع ہو گئیں ہیں نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق کلکتہ میں کل آتش زنی کی دو سو وارداتیں ہوئیں مسلمانوں کی کئی فیکٹریاں بھی جلا دی گئیں یاد رہے کہ پرسوں رات کلکتہ اور اس کے نواحی علاقوں میں مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کیا گیا تھا اور قبل ازیں چوبیس گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا تھا صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج کو پورے اختیارات دے دیئے گئے تھے پھر بھی فرقہ پرست ہندوؤں نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں فوج نے کئی مرتبہ گولی چلائی بھارت کے چیف آف سٹاف جنرل چودھری بھی کل کلکتہ پہنچ گئے جہاں وہ صورت حال کا جائزہ لیں گے

سینکڑوں مسلمان جلا دیئے گئے

اردو پریس سروس کے نمائندے نے ڈھاکہ سے اطلاع دی ہے کہ عینی شاہدوں کے بیان کے مطابق کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں گزشتہ چار روز کے دوران میں مسلمان عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو اس طرح جلایا گیا ہے کہ مختلف حصے مرگھٹ کی شکل اختیار کر گئے شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد کا ابھی اندازہ نہیں لگایا جا سکا اس وقت تک تیس ہزار سے زائد مہاجرین فرار ہو کر جیسور پہنچے ہیں علاوہ ازیں کھلنا میں بھی روزانہ ہزاروں مسلمان مرد عورتیں اور بچے انتہائی کس مپرسی کے عالم میں پہنچ رہے ہیں عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ کلکتہ کی زکریا مارکیٹ میں ایک لاکھ کے لگ بھگ مسلمانوں نے پناہ حاصل کی ہے ایک مہاجر نے جو کلکتہ کا معروف تاجر ہے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر کلکتہ میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کی لرزہ خیز داستان سناتے ہوئے مزید بتایا کہ راجہ بازار اسٹیل گیلا۔ باگن دہلی اور سیالدہ مکمل طور پر نذر آتش کر دیئے گئے ہیں۔

جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے خلاف مقدمات کھلی عدالت میں چلائے جائیں گے

کراچی ۱۴ر جنوری۔ صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب غلام نبی میمن نے اعلان کیا ہے کہ حکومت جماعت اسلامی کے گرفتار شدہ کارکنوں کی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے گی وہ کل یہاں مقامی پریس کلب کے نمائندوں سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ جماعت پر پابندی اور اس کے ارکان کی گرفتاری کے خلاف ملک میں کوئی احتجاج نہیں ہوا ہے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر قانون نے کہا کہ حکومت نے جماعت کے خلاف نہایت مضبوط مقدمہ تیار کیا ہے

صدر ایوب کی بھارتی صدر سے اپیل

کراچی ۱۴ر جنوری۔ صدر ایوب نے بھارت کے صدر سے اپیل کی ہے کہ وہ مغربی بنگال میں موجود فسادات کو قابو میں لانے کے لئے ٹھوس اقدامات کریں صدر ایوب نے کہا ہے مجھے یقین ہے کہ ایک منظم حکومت مختصر وقت میں ان فسادات کو ختم کر کے مکمل امن و امان بحال کر سکتی ہے۔

امریکہ چین سے روابط قائم کرے

نیویارک ۱۴ر جنوری۔ امریکہ کے ممتاز اور کثیر الاشاعت روزنامہ نیویارک ٹائمز نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ عوامی جمہوریہ چین سے تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم کرے اخبار نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ اگر کمیونسٹ چین قوم پرست چین کو تسلیم کرے تو امریکہ کو اس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کر دینا چاہیئے

جماعت اسلامی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہی تھی

حکومت کے اقدام کو انتقامی کارروائی قرار نہیں دیا جا سکتا مسٹر عبد الوحید خاں کا بیان

سکھر ۱۲۔ جنوری مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبد الوحید خاں نے آج یہاں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جماعت اسلامی پر پابندی کسی دشمنی کی وجہ سے نہیں لگائی ہے بلکہ اسے ملک دشمن سرگرمیوں کی . . . . وجہ سے خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ جماعت کی سرگرمیاں پاکستان کے مفاد کے خلاف تھیں لہذا ایسی صورت میں حکومت کے اقدام کو انتقامی کارروائی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر اسے انتقام لینا ہوتا تو مولانا مودودی اور ان کے ساتھیوں کو مارشل لاء کے دور میں ہی بند کر دیا جاتا کیونکہ اس زمانہ میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری تھیں۔ وزیر اطلاعات نے الزام لگایا کہ جماعت اسلامی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہی تھی جس کی وجہ سے اس پر پابندی لگانا ضروری ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام ملک کے بہترین مفاد میں کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی کی پالیسی وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہے اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ وہ گزشتہ ۱۶ سال سے نظریاتی طور پر پاکستان کے مخالف رہے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اشتہارات اخباروں کے حق میں

ہیں۔ حکومت ایک اچھے مشتہر کی طرح اشتہارات تجارتی بنیادوں پر تقسیم کیا کریگی لیکن اس سلسلہ میں کوئی علیحدہ پالیسی بنا کر کسی اخبار کو اشتہارات سے محروم نہیں کیا جائیگا۔ (امروز ۱۴؍)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۶۴ء بروز یکشنبہ بوقت عشاء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود عبد الرزاق خاں صاحب مرحوم شیر فروش قادیان کا پوتا اور میاں عمر دین صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت قادیان کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین اللھم آمین

(فیاض محمد خاں کریانی۔ فیاض ٹی سٹال غلہ منڈی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴